

خاندان اور افرادِ خانہ کے باہمی تعلقات

شادی کے بندھن سے کنبے یا خاندان کی ابتداء ہوتی ہے۔ اور بچوں کی آمد خاندان کو وسعت عطا کرتی ہے۔ افرادِ خانہ کا باہمی اشتراک و ردِ عمل بھی کنبے کے رہن سہن اور خوشگوار زندگی کی عکاسی کرتے ہیں۔

معاشرے کا ہر فرد معاشرتی کردار ادا کرتا ہے۔ اور ہر کردار کنبے سے لے کر اپنے ارد گرد اور اپنے ملک کے بین الاقوامی ماحول کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ معاشرتی کردار اپنے اندر انفرادیت، ذاتی تجربات اور معلومات سمونے ہوتا ہے۔ مثلاً پاکستانی معاشرے میں عورتیں بڑی جانفشانی اور محنت سے مختلف ذمے داریاں پوری کرتی ہیں۔ گھر کے کام کاج بچوں کی پرورش اور دیکھ بھال کی ذمے داری کا بوجھ عموماً ان پر ہی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ معاشی سرگرمیوں میں بھی عورتیں اپنا بھرپور کردار ادا کرتی ہیں لیکن ہمارے معاشرے میں انہیں بہت کم سراہا جاتا ہے یا حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ ہماری علاقائی و قبائلی روایات اور رسم و رواج نے ہماری خواتین کو تعلیم، صحت، نشوونما اور زندگی میں ترقی کے معاملے میں مساوی توجہ سے محروم رکھا ہے۔ اس پر سماجی بندشوں اور جاگیردارانہ نظام نے انہیں زندگی کی دوڑ میں بہت پیچھے کر دیا ہے۔ ہمارے ملک میں ان خواتین کی تعداد کم ہے جو اپنے مردوں کے شانہ بہ شانہ زندگی کے سماجی، معاشی و سیاسی پہلوؤں میں برابری کرتی ہیں۔

شادی کے بندھن اور خونی رشتوں سے منسلک افراد خاندان کی بنیاد بنتے ہیں۔ یوں خاندان اور کنبے میں وہ سب افراد شامل ہوتے ہیں جو ایک چھت تلے اکٹھے رہتے ہیں۔ بلکہ یوں کہا جاسکتا ہے کہ خاندان اور کنبہ کی ایک جہتی کے لیے افرادِ خانہ کے باہمی اشتراک و ردِ عمل کی بہت اہمیت ہے۔

کنبے کی اقسام

کنبہ کی درج ذیل دو واضح اقسام ہیں۔ مثلاً

(۱) واحد کنبہ (Nuclear Family) (۲) وسیع کنبہ (Joint Family)

(۱) واحد کنبے

اس کنبہ میں صرف میاں بیوی اور بچے شامل ہوتے ہیں۔ اور کسی عزیز رشتہ دار کا دخل نہیں ہوتا۔

(۲) وسیع کنبے

اس کنبے میں میاں بیوی، بچے، ساس، سُسر اور زرد کی رشتہ دار مثلاً چچا، تایا اور ان کے اہل خانہ شامل ہوتے ہیں۔ ہمارے ملک میں قدیم روایات کے حامل لوگوں میں ابھی تک وسیع کنبے کا رجحان ہے۔ لیکن اکثر گھرانوں میں واحد کنبے کو بھی ترجیح دی جا رہی ہے۔

کنبہ خواہ واحد طرز کا ہو یا وسیع طرز کا ہمارے تمدن میں ان دونوں کنبوں میں زیادہ تر ایسا حاکمانہ نظام رائج ہے جس میں مرد کی

فوقیت اور بالادستی کو نہ صرف قبول کیا گیا ہے۔ بلکہ اسے احسن بھی تصور کیا گیا ہے۔ کلبے کے نظام میں جمہوری نظام بھی رائج ہو رہا ہے۔ مگر ابھی تک قدیم روایات کا اثر زیادہ نمایاں ہے۔

تمام معاشروں میں چند محدود پابندیاں لازم و ملزوم ہیں اور یہ پابندیاں معاشرتی اور جذباتی رویوں پر عائد کی جاتی ہیں۔ ہمارا معاشرہ ہمیں ہر قسم کے معاشرتی اور جذباتی رویوں کی آزادی نہیں دیتا بلکہ ہمارے معاشرے میں یہ پابندیاں زیادہ نمایاں ہیں اور ہمیں ان پابندیوں کا قائل کیا گیا ہے۔ کیونکہ ان کی اساس ہماری مذہبی اقدار پر رکھی گئی ہے۔

افراد خانہ کے ساتھ مل جل کر رہنے کے لیے اور باہمی اشتراکِ عمل کے لیے ضروری ہے کہ ذیل میں دی گئی خصوصیات کو عادات کے طور پر اپنایا جائے تاکہ روزمرہ زندگی کے معمولات میں کم سے کم تلخی اور زیادہ سے زیادہ مفاہمت اور تعاون کی فضا قائم رہے۔

1- اپنے آپ کو سمجھنا:

- (i) اپنے آپ میں حوصلہ اور صبر و ضبط پیدا کرنا
 - (ii) بااخلاق اور مہربان رویہ اختیار کرنا
 - (iii) احساسِ ذمہ داری پیدا کرنا
 - (iv) دوسروں کے احساسات اور جذبات کا احترام کرنا
- 2- بہن بھائیوں سے اچھا برتاؤ کرنا
- 3- خاندان اور نئے ماحول سے مطابقت اور ہم آہنگی پیدا کرنا

1- اپنے آپ کو سمجھنا

افراد خانہ، عزیز واقارب، ہمسائیوں اور سہیلیوں کے ساتھ اچھے اور صحت مند تعلقات قائم کرنے اور خوشگوار گھر یلو ماحول کے لیے اپنی ذات کو اور دوسروں کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ ایک شخص تمام خاندان کے لیے خوشیوں کا سامان پیدا تو نہیں کر سکتا۔ مگر ایک شخص تمام خاندان کی خوشیوں کو ضرور تباہ کر سکتا ہے۔ ایک باضمیر اور باشعور فرد کی حیثیت سے آپ کا فرض ہے کہ اپنے خاندان کی خوشیوں کے لیے اپنا فرض ضرور ادا کریں۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بیشتر گھروں میں جھگڑے کی بنیاد غلط فہمی سے شروع ہو کر ایک دوسرے پر الزام تراشی تک پہنچ جاتی ہے۔ ہوتا ہے کہ ہم اپنی ذات کی بجائے دوسروں میں خامیاں تلاش کرنے لگتے ہیں۔ دوسروں کو مورد الزام ٹھہرانا آسان ترین فعل ہے۔ اپنے آپ کو اور اپنے فعل کو ہمیشہ بہترین سمجھنے اور دوسروں میں خامیاں تلاش کرتے رہنے سے جھگڑے طویل پکڑ سکتے ہیں۔ اس لیے سب سے پہلے اپنی ذات، شخصی خامیوں اور نفسی طبیعت کا اندازہ لگانے اور اسے بہتر بنانے کے لیے کوشاں رہنا چاہیے۔ اگر کسی بناء پر خاندان میں جھگڑا پیدا ہو جائے تو ہر ایک کا نقطہ نظر سمجھنے کی کوشش کریں اور ساتھ ہی اپنے رویہ میں نرمی اور چلک پیدا کریں بلکہ اگر آپ اپنا محاسبہ کر سکیں تو جھگڑے کی جڑ تک پہنچنا آسان ہو جائے گا اور اس طرح ماحول کی کشیدگی اور تلخی آسانی سے دور ہو سکے گی۔ ذیل میں دی گئی چند خصوصی عادات کو اپنانے سے ماحول کو خوشگوار بنایا جاسکتا ہے۔ اپنے آپ کو اور دوسروں کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے اور دوسروں کے ساتھ مطابقت اور ہم آہنگی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

(i) اپنے آپ میں حوصلہ اور صبر و ضبط پیدا کرنا

خلاف طبع یا خلاف توقع حالات، واقعات اور دوسروں کے فعل سے انسان اپنے جذبات پر قابو نہ رکھتے ہوئے بد مزاجی اور بد کلامی

کا مظاہرہ کر دیتا ہے۔ اس طرح روزمرہ زندگی کے معمولات کی چھوٹی اور معمولی سی بات بھی باعثِ رنجش و گلہ شکوہ بن جاتی ہے اور جذبات پر قابو نہ رکھنے سے انسان اس کا اظہار مختلف انداز میں کرتا ہے۔ مثلاً کچھ لوگ تلخ کلامی اور بدزبانی اختیار کر لیتے ہیں۔ بعض ان حالات میں منہ بسور لیتے ہیں یا بڑبڑانا شروع کر دیتے ہیں۔ لہذا ان حالات سے بچنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم سب اپنے رویہ میں مناسب تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں اور یہ تبدیلی صرف اسی صورت میں پیدا کی جاسکتی ہے جب ہم اپنے آپ سے عہد کریں کہ ہم اپنے مزاج اور طبیعت کی بناء پر دُوسروں کی خوشیوں اور سکون کو تباہ نہیں کریں گے۔ یہ صرف شعوری طور پر ہی ممکن ہے لیکن اس کے لیے کوشلہ اور ثابت قدمی جیسی کڑی شرط بھی ضروری ہے۔

(ii) بااخلاق اور مہربان رویہ اختیار کرنا

شرش اور گستاخانہ انداز نہ تو اہل خانہ کو پسند آتے ہیں اور نہ ہی ملنے جلنے والوں کو۔ بلکہ ایسے اشخاص سے لوگ کتراتے اور چھچھا چھڑاتے ہیں۔ جبکہ پُرخلوص اور شفقتاں انداز دُوسروں کے لیے باعثِ کشش ہوتے ہیں۔ ایسے اوصاف اور طبع کے مالک انسان کو ہمیشہ سراہا جاتا ہے۔ ناگواری اور بارطبع کا مظاہرہ کرنے کی بجائے واقعات اور حالات کا جائزہ حالات کو بہتر بنانے کی بجائے سدھار سکتا ہے۔ ایسے حالات میں اگر کسی کی رہنمائی مقصود ہو تو اسے منفی انداز کی بجائے مثبت انداز میں پیش کرنا بہتر رہتا ہے۔ اس کی مثال یوں دی جاسکتی ہے کہ اگر چھوٹا بہن یا بھائی امتحان میں اچھے نمبر نہ لے سکے تو اسکی مار پیٹ کرنے یا ڈانٹ ڈپٹ کی بجائے پیار و شفقت سے سمجھایا جائے اور اس سے آئندہ کے لیے بہتر کوشش کا عہد لیا جائے تو اس کے نتائج زیادہ دیر پا اور دُور رس ثابت ہوں گے۔ صبح کے وقت سکول اور کالج کی تیاری میں اگر دو یا دو سے زیادہ بہن بھائیوں کے مصرف میں صرف ایک ہی غسل خانہ ہو تو انھیں اپنی اپنی باری کا انتظار کرنا چاہیے۔ یا یہ بہن بھائی اپنے آپ کو اس طرح مظالم کریں کہ ان میں سے سب سے بڑا ذرا جلد اٹھے۔ دُوسرے نمبر پر بعد میں اور سب سے چھوٹا سب سے بعد میں جائے تاکہ اگر وہ غسل خانہ میں دیر بھی لگائے تو دُوسرے بہن بھائی اس پر چیخنا چلا نا شروع نہ کریں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ بچے کھانے کی میز پر ایک دُوسرے کو کھانا پیش کرنے میں لیت و لعل کرتے ہیں یا اگر کوئی دُوسرا ان سے کھانے کی ڈش مانگے تو ناراضگی کے اظہار کے ساتھ کھانا پیش کرتے ہیں۔ ایسی عادات اور انداز کو کوشش اور پختہ ارادے سے تبدیل کرنا چاہیے۔

(iii) احساسِ ذمہ داری پیدا کرنا

کچھ اشخاص بنیادی طور پر ذمہ داری کا احساس رکھتے ہیں۔ احساسِ ذمہ داری نہ صرف اہل خانہ کی مدد اور ضرورت کے لیے اہم ہے۔ بلکہ سہیلیوں اور دوستوں کے آپس کے خوشگوار تعلقات کے لیے بھی ضروری ہے۔ چھوٹے بہن بھائیوں کی دیکھ بھال اور ان کی ہر ضرورت کا احساس آپ کو والدین کی نظروں میں قابلِ اعتبار بنا سکتا ہے۔ جبکہ چھوٹے بہن بھائیوں کے سکول کے کام اور ان کی پڑھائی میں مدد دینے سے آپ کے چھوٹے بہن بھائی ہمیشہ آپ پر اعتبار اور بھروسہ کر سکیں گے۔ اسی طرح اپنی سہیلیوں سے استعمال کے لیے مستعار لی ہوئی اشیاء کی بروقت واپسی بھی آپ کو ان کی نظر میں قابلِ اعتبار بنا سکتی ہے۔ غرض یہ کہ اعتبار اور بھروسہ کی فضا پیدا کرنے کے لیے مثبت ذاتی کوشش نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔

(iv) دُوسروں کے احساسات اور جذبات کا احترام کرنا

ذاتی اور شخصی ضروریات اور احساسات کو حد سے زیادہ ترجیح دینا خود غرضی کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ اس کے برعکس دُوسروں کی

ضروریات، جذبات اور احساسات کو مناسب ترجیح دینے سے آپس میں تعاون اور خوشگوار فضا قائم رہتی ہے۔ جو ذہنی سکون کا باعث بنتی ہے اور آپس کے جھگڑوں کی نفی کرتی ہے۔ تعاون بے غرض اور بے لوث رویہ کامرہون منت ہے۔

تعاون کی اساس بے غرض اور بے لوث رویہ پر رکھی جاتی ہے۔ اہل خانہ، دوستوں اور عزیز واقارب کے ساتھ تعلقات، لیکن دین اور رہن بہن سے ایک دوسرے کی ضروریات، احساسات اور جذبات کے ذریعے انسان میں بے غرض اور بے لوث رویے نمودار ہوتے ہیں اور یہ بے غرض اور بے لوث رویے آپس میں محبت کے رشتوں کو مزید مضبوط اور پختہ کرنے میں کامیاب ثابت ہوتے ہیں۔ اکثر افراد صرف اپنی حساس طبع کو اہمیت دینے کے عادی ہوتے ہیں اور دوسروں کے احساسات کو اپنے احساسات سے کم تر سمجھتے ہیں۔

2۔ بہن بھائیوں سے اچھا برتاؤ کرنا

شخصی انفرادی فرق بہن بھائیوں میں نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ بہن بھائی ایک دوسرے سے مختلف عادات، طبع اور رویہ اپنائے ہوتے ہیں۔ بعض حالات میں شدید اختلاف ایسی طبع پیدا کر دیتے ہیں جس کو دُر کرنا آسان نظر نہیں آتا۔ بنیادی جبلت و میلان طبع میں تبدیلی تو مشکل امر ہے مگر ایک دوسرے کی خوشنودی اور ماحول کو پُر سکون اور سازگار بنانے کے لیے بہن بھائیوں کو شعوری طور پر کوشش کرنی چاہیے۔ تاکہ سب آپس میں مل جل کر وقت گزاریں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اپنے انفرادی مشاغل کو اتنی ہی فوقیت دیں جتنا کہ وہ حق رکھتے ہیں۔ کیونکہ حقوق سب کے مساوی ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کے تعاون سے گنجائش بڑھائی اور گھٹائی جاسکتی ہے لیکن یکسر ختم نہیں کی جاسکتی۔ عمر کے مختلف مدارج مختلف ذمہ داریوں کے متقاضی ہوتے ہیں۔ یہ ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے یا بد عملی سے ادا کی جاسکتی ہیں۔ بہتر ہے کہ انسان اپنی ذمہ داریاں خوش اسلوبی اور مکمل اعتماد کے ساتھ ادا کرے۔ ورنہ ذمہ داریوں سے فرار مستقبل کی مشکلات اور تنگالیف کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔ بہن بھائیوں کا آپس میں پیار، خلوص و محبت، تعاون اور قابل اعتبار رویہ اور بھروسہ ان جذبات کو گہرا، دُور رس اور دیر پا بنا سکتا ہے۔

3۔ خاندان اور نئے ماحول سے مطابقت اور ہم آہنگی پیدا کرنا

انفرادی خانہ کے ساتھ تعاون اور ہم آہنگی کا ایک پیدا نہیں ہو سکتی بلکہ اس کے لیے لگاتار اور مسلسل کوشش کرنی پڑتی ہے۔ مختلف افراد کی عادات، طبیعت، رویے اور جبلت کو سمجھنے سے ہم آہنگی اور تعاون کی فضا قائم ہو سکتی ہے۔ ایک دوسرے کی عزت کرنا، ان کے بارے میں نیک اور اچھے احساسات رکھنا اور ایک دوسرے کو انفرادی خانہ کے طور پر قبول کرنا چند ایسے اقدامات ہیں جن کو اپنانے سے ماحول نہ صرف خوشگوار بلکہ پُر سکون اور صحت مندانہ ہو جاتا ہے۔ بے غرض اور بے لوث محبت، شفقت، خدمت و تعاون اور جذبات و احساسات کا اظہار و احساس نہ صرف انفرادی خانہ بلکہ ہر نئے ماحول کے افراد میں بھی ہم آہنگی اور سلوک پیدا کر سکتے ہیں۔

اپنے خاندان کے افراد میں مساوات قائم کرنا اور ان کے حقوق و فرائض کو انصاف سے پورا کرنا ایک خاتون خانہ کے انتہائی اہم کاموں میں سے ایک کام ہے۔ جب وہ اپنے گھر میں حقوق انسانی کا خیال رکھتی ہیں تو ان کو اپنے معاشرے میں ہونے والی نا انصافیوں کے خلاف آواز اٹھانے کی جرات پیدا ہوتی ہے۔

ہوم اکنامکس کی تعلیم سے ایک لڑکی میں ذمہ داریوں کی مساوی طور پر تقسیم کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ نہ صرف اپنے گھر بلکہ

معاشرے کے لیے ایک مثبت فرد بن جاتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں سماجی روایات و اقدار اب ختم ہوتی جا رہی ہیں اس کی بڑی وجہ آبادی میں اضافہ اور مختلف میڈیا کی یلغار ہے۔ ہوم انکناکس کی تعلیم حاصل کر کے ایک لڑکی اپنے خاندان کو روایات پر قائم رکھتی ہے اور اقدار کو صحت مند مقاصد میں تبدیل کرنے میں افراد خانہ کی مدد کرتی ہے تاکہ سارا خاندان خوش و خرم زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکے۔

اس عمر میں نوجوانوں کی صحیح رہنمائی ضروری ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ نوجوانوں پر بے جا سختی نہ کریں۔ ان پر اعتماد کریں اور اپنے دوستانہ رویے سے انھیں معاشرتی برائیوں سے روکنے کی کوشش کریں اور اچھے کاموں پر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

افراد خانہ، ہم عصر اور پیشہ ورانہ ساتھیوں اور انسان ہونے کے ناطے ہماری بیشتر کوشش و توانائی مختلف ضروریات کو پورا کرنے میں صرف ہو جاتی ہے۔ دن میں کئی مرتبہ بھوک مٹانے کے لیے خوراک کا سہارا لیا جاتا ہے تاکہ اس جسمانی ضرورت کو پورا کیا جاسکے۔ زندگی اسی قسم کے مسلسل واقعات پر مبنی ہے جس میں کئی طرح کی ضروریات پیدا ہوتی ہیں اور پھر ان ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی جانیے پچھانے عمل کو ”ہم آہنگی اور مطابقت کا عمل“ کہا جاتا ہے۔

اکثر حالات میں زندگی کی تمام ضروریات باسانی پوری نہیں کی جاسکتیں بلکہ متواتر کوشش اور محنت سے مشکلات کو دور کیا جاسکتا ہے۔ معاشرتی ہم آہنگی اور مطابقت کا عمل اسی سے ملتا جلتا ہے۔ ہم میں سے اکثر لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے دوست احباب افسران وغیرہ ہمیں نہ صرف قبول کریں بلکہ ہماری صلاحیتوں کا اعتراف بھی کریں۔ اگر کبھی کوئی ہمارے فعل یا عمل پر تنقید کرے تو صلاحیتوں کو تسلیم کرانے کی یہ خواہش بری طرح رد ہو جاتی ہے۔ ہمارا رویہ مزاحمانہ ہو جاتا ہے۔ اس طرح ہماری خواہش اور اسے پورا کرنے کی صلاحیت میں نا موافقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان حالات میں کسی طرح ہم آہنگی پیدا ہو۔ اپنے آپ کو تسلیم کرانے اور اچھا ثابت کرنے کے لیے ہم مختلف طریقے اپناتے ہیں تاکہ مستقبل میں اپنا آپ تسلیم کرائیں۔ یا ہم ان صلاحیتوں کا اظہار کرسکیں جن کے ذریعے ہم اپنی شناخت کرائیں۔

مہذب انسان کے لیے معاشرتی ہم آہنگی جسمانی ضروریات سے زیادہ اہم اور بالاتر ہوتی ہے۔ انسان کی چھوٹی سے چھوٹی بنیادی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے باہمی اشتراک و عمل ضروری ہے۔ اکثر حالات میں لوگ ایک دوسرے سے آگے نکلنے کے لیے یا کسی دوسرے کو زد پہنچانے کے لیے مقابلہ کرتے ہیں۔ اگر ایک بچہ اپنے خاندان میں غیر اہم وغیر ضروری سمجھا جاتا ہو یا ایک طالب علم اپنے ہم عصروں میں اپنے آپ کو تنہا محسوس کرے یا ایک فرد اپنے پیشہ میں ناکام رہے تو اس حالت میں معاشرتی ضروریات اور معاشرہ کی پردردہ محرومی و مایوسی اور ہار و شکست کو دور کرنے کے لیے ہم آہنگی و مطابقت کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔

معاشرتی ہم آہنگی اور مطابقت کے عمل کو سمجھنے کے لیے ان کے چند انداز کا مطالعہ ضروری ہے۔ تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ مختلف افراد کس طرح ہم آہنگی اور مطابقت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

1- دفاعی انداز میں ہم آہنگی اور مطابقت (Adjustment by Defence)

یہ نظام یا انداز جھگڑا اور جارحانہ ہوتا ہے۔ اس میں ایک دوسرے پر قلیل اثر و رسوخ اور آپس میں بات چیت بھی شامل ہوتی ہے۔ یہ انداز زیادہ تر غیر معاشرتی اور غیر دیانت دارانہ ہوتا ہے اور اس انداز اور نظام کو افراد کے خلاف بطور حربہ استعمال کرنے کے مترادف سمجھا جاتا ہے۔

2- گریز یا فرار اختیار کرنا (Adjustment by Escape)

ایسے انداز اختیار کرنا جن سے مزید جھگڑے نہ چاہتی اور اختلاف سے بچا جاسکے۔

3- بیماری لاحق ہونا (Adjustment by Ailment)

یہ ایک نہایت ہی عجیب و غریب اور ناموزوں انداز ہے جس کے ذریعہ افراد ہم آہنگی اور مطابقت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یعنی کسی بھی بیماری میں مبتلا ہو جانا۔ جیسے درد کا احساس، فالج اور اینٹھن (Cramps) وغیرہ وغیرہ۔

4- اضطرابی کیفیت (Anxiety Stage)

ایک فرد اگر مشکلات کو حل نہ کر سکے تو وہ تمام وقت اضطرابی کیفیت سے دوچار رہتا ہے۔ ہر دم تھکا ماندہ، مضطرب، بے چین اور بے حد زود حس رہتا ہے۔ یہ اضطرابی کیفیت غیر ہم آہنگی اور نامطابقت کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ اس انداز سے کھچاؤ کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ جاتا ہے اور ناموافقت زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے۔

پس یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہر فرد اپنے انداز میں اپنے ماحول سے مطابقت اور ہم آہنگی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو تو مندرجہ بالا کسی بھی ایک انداز کو اپنا کر مطابقت کی راہ ہموار کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

مندرجہ بالا قسم کی روشنی میں مطابقت اور ہم آہنگی کی ضمن میں اپنے بارے میں بھی باسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ اور اگر اپنا رویہ ان میں سے کسی ایک قسم سے مطابقت رکھتا ہو تو کوشش کر کے اس کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔

سوالات

- 1- کنبے کی کتنی اقسام ہیں؟ مختصر آٹھ تحریر کریں۔
- 2- آپس میں خوشگوار تعلقات قائم کرنے کے لیے آپ اپنے بہن بھائیوں کی مدد کس طرح کریں گی؟
- 3- خاندان اور نئے ماحول سے ہم آہنگی اور مطابقت کیونکر پیدا کی جاسکتی ہے؟ مختلف افراد مختلف حالات میں مطابقت اور ہم آہنگی کا مظاہرہ کیونکر کرتے ہیں؟
- 4- خالی جگہ پُر کریں۔
 - (1) شادی کے بندھن سے۔۔۔۔۔ کی ابتداء ہوتی ہے۔
 - (2) معاشرے کا ہر فرد۔۔۔۔۔ ادا کرتا ہے۔
 - (3) کچھ لوگ۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ اختیار کر لیتے ہیں۔
 - (4) مہذب انسان کے لیے۔۔۔۔۔ ہم آہنگی جسمانی ضروریات سے زیادہ اہم اور بالاتر ہوتی ہے۔
 - (5) ایک فرد اگر مشکلات کو حل نہ کر سکے تو وہ تمام وقت۔۔۔۔۔ سے دوچار رہتا ہے۔